

شعر میں سورج کو اس لیے ماہِ نخب سے تشبیہ دی کہ غالب کے نزدیک وہ بھی ابنِ مقفع کے چاند کی طرح ناقص الخلقیت ہے۔

تشریح : سورج ابھی تک حسن و جمال میں میرے محبوب کے برابر نہیں پہنچا تھا کہ نخب کے چاند کی طرح قضا کے ہاتھ نے اسے ناقص ہی چھوڑ دیا تاکہ نہ درجہ کمال کو پہنچے، نہ میرے محبوب کے برابر آئے، نہ میرے محبوب کی یکتائی پر کوئی اثر پڑے۔

۳۔ تشریح : خواجہ حالی مرحوم فرماتے ہیں :

”بالکل نیا، اچھوتا اور باریک خیال ہے اور نہایت صفائی و عمدگی سے اسے ادا کیا ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ جس قدر ہمت عالی ہوتی ہے، اسی کے موافق اس کی تائید غیب سے ہوتی ہے اور ثبوت یہ ہے کہ قطرۂ اشک جسے آنکھوں میں جگہ ملی ہے۔ اگر اس کی ہمت جب کہ وہ دریا میں تھا، موتی بننے پر قانع ہو جاتی تو اس کو، جیسا کہ ظاہر ہے، یہ درجہ یعنی آنکھوں میں جگہ ملنے کا حاصل نہ ہوتا۔“

شعر کا بنیادی مضمون خواجہ حالی کے ارشاد کے مطابق یہی ہے کہ فطرتِ ازل سے ہر وجود کی تائید و حمایت اس کی ہمت کے مطابق کرتی ہے۔ انسانوں میں مراتبِ عمل کا جو فرق ہے، وہ بھی ہمت ہی کی کمی بیشی کا نتیجہ ہے۔ اس کے لیے دلیل ایسی پیش کی، جو ہر شخص کی نگاہوں کے سامنے ہے اور اس کے قبول میں کسی کو بھی تاثر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر قطرہ دریا میں رہ کر اور آغوشِ صدف کی تربیت پا کر موتی بن جاتا تو اس کے لیے بھی بلندی حاصل کرنے کے کئی موقع تھے، جیسے ہار میں جگہ پا کر حسینوں کے گلے تک پہنچ جاتا، زیور کی آرائش بن کر کالوں تک رسائی حاصل کر لیتا، بادشاہوں کے تاج میں شامل ہو کر سر پر پہنچ جاتا، لیکن اس نے ایسی کوئی رفعت قبول نہ کی، کیونکہ اس کی ہمت بہت بلند تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے آنسو بن کر آنکھ میں جگہ پائی اور اس سے بلند تر رتبہ کوئی نہیں ہو سکتا۔